بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 نومبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج حضرت علی بن ابو طالبؓ کا ذکر کروں گا۔ ان کے والد کا نام عبد مناف تھا جن کی کنیت ابو طالب تھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ آپ بعثت نبویؐ سے دس سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حلیے کے بارے میں بیان ہوتا ہے کہ آپ کا قد درمیانہ تھا آنکھیں سیاہ تھیں جسم فربہ تھا کندھے چوڑے تھے۔ حضرت علیؓ کے تین بھائی طالب، عقیل، جعفر اور دو بہنیں ام ہانی اور ام جمانہ تھیں۔ ان میں طالب اور جمانہ کے علاوہ باقی سب نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن، ابوسبطین اور ابوتراب تھی۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر آئے تو حضرت علیؓ کو گھر میں نہ پایا۔ آپ نے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہؓ نے کہا میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی تو وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور قیلولہ بھی میرے پاس نہیں کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی سے کہا دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں چلے گئے اور حضرت علیؓ وہاں لیٹے ہوئے تھے ان کے پہلو سے ان کی چادر ہٹی ہوئی تھی اور کچھ مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹی پونچھی اور فرمایا اٹھو اَے ابوتراب اٹھو اَے ابوتراب۔ اس وقت سے ابوتراب ان کی کنیت پڑ گئی اور اس نام سے وہ پکارے جانے لگے۔

حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت میں کس طرح آئے اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ ابو طالب ایک بہت باعزت آدمی تھے مگر غریب تھے اور بڑی تنگی سے ان کا گذارہ چلتا تھا۔ خصوصاً ان ایام میں جب کہ مکہ میں ایک قحط کی صورت تھی ان کے دن بہت ہی تکلیف میں کٹتے تھے۔ آنحضرت

ﷺ نے جب اپنے چچا کی اس تکلیف کو دیکھا تو اپنے دوسرے چچا عباس سے ایک دن فرمانے لگے کہ چچا آپ کے بھائی ابو طالب کی معیشت تنگ ہے۔ کیا اچھا ہو کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ اپنے گھر لے جائیں اور ایک کو میں لے آؤں۔ عباس نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور پھر دونوں مل کر ابو طالب کے پاس گئے اور ان کے سامنے یہ درخواست پیش کی۔ ان کو اپنی اولاد میں عقیل سے بہت محبت تھی۔ کہنے لگے عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور باقیوں کو اگر تمہاری خواہش ہے تو لے جاؤ۔ چنانچہ جعفر کو عباس اپنے گھر لے آئے اور علی کو آنحضرت ﷺ اپنے پاس لے آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت قریباً چھ سات سال کی تھی۔ اس کے بعد حضرت علیؓ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت علیؓ کے قبول ایمان کے متعلق فرماتے ہیں: جب آنحضرت ﷺ کے گھر میں خدا تعالیٰ کی وحی کے متعلق باتیں ہوئیں تو زید بن حارث غلام جو آپؐ کے گھر میں رہتا تھا آگے بڑھا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت علیؓ جن کی عمر اس وقت گیارہ سال کی تھی اور وہ ابھی بالکل بچہ ہی تھے اور وہ دروازہ کے ساتھ کھڑے ہو کر اس گفتگو کو سن رہے تھے جو رسول کریم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کے درمیان ہو رہی تھی جب انہوں نے یہ سنا کہ خدا کا پیغام آیا ہے تو وہ علی جو ایک ہونہار اور ہوشیار بچہ تھا وہ علی جس کے اندر نیکی تھی وہ علی جس کے نیکی کے جذبات جوش مارتے رہتے تھے مگر نشوونما نہ پاسکے تھے وہ علی جس کے احساسات بہت بلند تھے مگر ابھی تک سینے کے اندر دبے ہوئے تھے اور وہ علی جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا مادہ ودیعت کیا تھا مگر ابھی تک اسے کوئی موقع نہ مل سکا تھا اس نے جب دیکھا کہ اب میرے جذبات کے ابھرنے کا وقت آ گیا ہے اس نے جب دیکھا کہ اب میرے احساسات کے نشوونما کا موقع آ گیا ہے اس نے جب دیکھا کہ اب خدا مجھے اپنی طرف بلا رہا ہے تو وہ بچہ سا علی اپنے درد سے معمور سینے کے ساتھ لجاتا اور شرماتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جس بات پر میری چچی ایمان لائی ہے اور جس بات پر زید ایمان لایا ہے اس پر میں بھی ایمان لاتا ہوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک اس طرف سے ابو طالب کا گزر ہوا۔ ابو طالب کو ابھی تک اسلام کی کوئی خبر نہ تھی اس لیے وہ کھڑے ہو کر نہایت حیرت سے یہ نظارہ دیکھتے رہے۔ جب آپؐ نماز ختم کر چکے تو انہوں نے پوچھا بھتیجے یہ کیا دین ہے جو تم نے اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چچا یہ دین الٰہی اور دین ابراہیم ہے

اور آپ نے ابوطالب کو مختصر طور پر اسلام کی دعوت دی لیکن ابوطالب نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں اپنے باپ دادا کا مذہب نہیں چھوڑ سکتا مگر ساتھ ہی اپنے بیٹے حضرت علیؓ کی طرف مخاطب ہوکر بولے۔ ہاں بیٹا تم بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ تم کو سوائے نیکی کے اور کسی طرف نہیں بلائے گا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ ایک دعوت کا انتظام کرو اور اس میں بنو عبدالمطلب کو بلاؤ تا کہ اس ذریعہ سے ان تک پیغام حق پہنچایا جاوے چنانچہ حضرت علیؓ نے دعوت کا انتظام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو جو اس وقت کم وبیش چالیس نفوس تھے اس دعوت میں بلایا۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو آپ نے کچھ تقریر شروع کرنی چاہی مگر بد بخت ابولہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی جس سے سب لوگ منتشر ہو گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ یہ موقع تو جاتا رہا اب پھر دعوت کا انتظام کرو۔ چنانچہ آپ کے رشتہ دار پھر جمع ہوئے اور آپ نے انہیں یوں مخاطب کیا کہ اَے بنو عبدالمطلب دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم میری بات مانو تو تم دین و دنیا کی بہترین نعمتوں کے وارث بنو گے۔ اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا؟ سب خاموش تھے ہر طرف مجلس میں ایک سناٹا تھا کہ یکلخت ایک طرف سے ایک تیرہ سال کا دبلا پتلا بچہ جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اٹھا اور یوں گویا ہوا۔ گو میں سب میں کمزور ہوں اور سب میں چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ حضرت علی کی آواز تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے یہ الفاظ سنے تو آپ نے رشتہ داروں کی طرف دیکھ کر فرمایا اگر تم جانو تو اس بچے کی بات سنو اور اسے مانو۔ حاضرین نے یہ نظارہ دیکھا تو بجائے عبرت حاصل کرنے کے سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور ابولہب اپنے بڑے بھائی ابوطالب سے کہنے لگا لو اب محمد تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی پیروی اختیار کرو اور پھر یہ لوگ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری پر ہنسی اڑاتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

حضرت علیؓ کی قربانی کا واقعہ جو آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے وقت آپؓ نے دی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو یہ عظیم الشان قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہجرت کیلئے رات کے وقت اپنے گھر سے نکلنا چاہا تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ تا کہ کفار اگر جھانک کر دیکھیں تو انہیں یہ دکھائی دیتا رہے کہ کوئی شخص بستر پر سو رہا ہے اور وہ

تعاقب کیلئے ادھر ادھر نہ نکلیں۔اس وقت حضرت علیؓ نے یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ مکان کے ارد گرد تو قریش کے چنیدہ نوجوان ہاتھ میں تلوار لئے کھڑے ہیں۔اگر صبح کو انہیں معلوم ہوا کہ آپ کہیں باہر تشریف لے جا چکے ہیں تو وہ مجھ پر حملہ کر کے مجھے قتل کر دیں گے بلکہ وہ بڑے اطمینان کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹ گئے اور آپ نے اپنی چادران پر ڈال دی۔جب صبح ہوئی اور قریش نے دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے حضرت علیؓ آپ کے بستر سے اٹھے ہیں تو وہ اپنی ناکامی پر دانت پیس کر رہ گئے اور انہوں نے حضرت علیؓ کو پکڑ کر مارا پیٹا مگر اس سے کیا بن سکتا تھا۔خدائی نوشتے پورے ہو چکے تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلامتی کے ساتھ مکہ سے باہر جا چکے تھے۔اس وقت حضرت علیؓ کو کیا معلوم تھا کہ مجھے اس ایمان کے بدلے میں کیا ملنے والا ہے۔ہاں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس قربانی کے بدلے میں صرف حضرت علیؓ ہی عزت نہیں پائیں گے بلکہ حضرت علیؓ کی اولاد بھی عزت پائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ پر پہلا فضل تو یہ کیا کہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دامادی کا شرف بخشا۔دوسرا فضل اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ان کے لئے اتنی محبت پیدا کی کہ آپ نے بار ہا ان کی تعریف فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید پاکستان جن کو مخالفین احمدیت نے 20 نومبر 2020ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گذشتہ جمعہ فائرنگ کر کے شہید کیا تھا۔اسی طرح مکرم جمال الدین محمود صاحب آف سیرالیون،مکرمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم ربوہ،مکرم منصور بشریٰ صاحبہ والدہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور نماز کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 27th - NOVEMBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB